روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | سوموار ۲۱ - جمادی الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۱۰ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۱۰ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۹

اپنے محبوب سے لقاء کا حقیقی طریق

"محض جُہد سے جو نظارے دکھائی دیتے ہیں اسے لقاء نہیں کہا جاسکتا لقاء کے لئے اپنے محبوب کا خود جُھک کر ہاتھ پکڑنا ضروری ہے۔ ورنہ دُور کے نظارے تو بعض دفعہ دل کی پیاس بجھانے کی بجائے اور بھڑکا جایا کرتے ہیں"۔

(ارشاد سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہٗ اللہ تعالیٰ

الفضل ۵ جون ۱۹۹۰ء صفحہ ۲ کالم ۱)

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

"نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ یہ عربی زبان میں ہیں۔ مگر تم پر حرام نہیں کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ ورنہ ترقی نہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرّع اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دُور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا۔...... نیکیاں بدیوں کو دُور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنے نماز کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو اور بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دُعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آجاوے گا تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہنچ جاوے گا اور کامیاب ہو جاویگا۔ اسی طرح تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں۔ میری راہنمائی کر۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے"۔ (ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۲۶، ۲۲۷)

"نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے۔ جیسے فرمایا۔...... جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے۔ بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دُور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سنکر تم کو جواب دے گا مگر جب وہ دُور سے جواب دے گا۔ تو تم بباعث بہرہ پن کے سُن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دُوری دُور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سُنو گے"۔ (ملفوظات جلد ۷، صفحہ ۲۲۷)

خصوصی درخواست دعا

مکرم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب دل کے عارضے سے صاحب فراش ہیں۔ مزید علاج کے لئے ان کو اسلام آباد لے جایا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل شفا کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔

اعلان برائے لجنات

۱۹۹۱ء میں ہونے والے مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دیا جاتا ہے "حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب"

① مقالہ خوش خط اور دستہ کے سائز کے کاغذ پر ایک طرف لکھا ہو۔
② کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج کریں۔
③ حوالہ جات مکمل درج ہوں یعنی کتاب کا نام مصنف کا نام اور صفحہ۔
④ مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ ترتیب دیا گیا ہے۔
⑤ صدر مقامی کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔

مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ ، اگست ۱۹۹۱ء ہے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان

اللہ تعالیٰ ہی تمام انعاموں کا سرچشمہ ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو

"انسان کی فطرت میں اللہ نے ایک عجیب صفت رکھی ہے کہ جس وقت کوئی شخص اس سے نیکی کرتا ہے تو نیکی کرنے والے کی محبت اس کے دل میں ضرور ہو جاتی ہے۔ یہ بات انسان تو کیا درندوں اور پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ میں نے باز کو دیکھا ہے کہ وہ میر باز کے ہاتھ سے اُڑ کر اتنی دُور تک اُوپر چلا جاتا ہے جہاں کسی بادشاہ، کسی وزیر، کسی حاکم کی دسترس نہیں ہو سکتی۔ مگر وہ احسان کا گرویدہ ایسا ہوتا ہے کہ بلانے پر فوراً واپس چلا آتا ہے۔ جس وقت وہ شکار پر جھپٹتا ہے تو میں نے دیکھا ہے کہ اس کا پنجہ تو شکار پر ہوتا ہے مگر آنکھ مالک کی طرف ہوتی ہے کہ دیکھو میں نے کیسا کام کیا ہے۔

بیا کیا چھوٹا سا جانور ہے جو لوگ ان کو سدھاتے ہیں ان سے احسان کرتے ہیں ان کے ایسے مطیع فرمان ہوتے ہیں کہ وہ دوئنی کنوئیں میں پھینکتے ہیں تو رستہ میں ہی سے جھپٹ کر واپس لے آتے ہیں۔ توپ کی آواز کیسی شدید ہوتی ہے۔ میں نے طوطے کو توپ چلاتے دیکھا ہے۔ چیتے اور شیر کو دیکھا ہے کہ وہ مالک کی آنکھ کے اشارے پر چلتے ہیں۔ سرکس میں تم لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ جانور کس طرح اپنے مالک کے حکم کے ماتحت چلتے ہیں۔ حالانکہ اس مالک نے نہ جان دی ہے نہ وہ کھانے پینے کی چیزیں پیدا کی ہیں۔ جب ایک معمولی احسان سے اس کی اس قدر اطاعت کی جاتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ انسان اپنے مولا کریم پر فدا نہ ہو۔ جس نے اسے حیات بخشی، رزق دیا، پھر قیام کا بندوبست کیا۔ اس لئے فرمایا کہ منافقو تم معمولی فائدہ کے اٹھانے کے لئے جہاں کا لحاظ کرتے ہو مگر کیوں نہیں اس سچے مربّی کے فرمانبردار ہوتے جو تمام انعاموں کا سرچشمہ ہے کم عقلو اس نے تمہیں پیدا کیا۔ پھر تمہارے باپ دادا کو بھی پیدا کیا، پھر فرمانبرداری کرنے میں اللہ کا کچھ فائدہ نہیں بلکہ تم ہی دُکھوں سے بچو گے اور سُکھ پاؤ گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ ، اگست ۱۹۱۳ء)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۱۰ ، فتح ۱۳۶۹ ہش ۱۰ ، دسمبر ۱۹۹۰ء

چراغ سے چراغ جلتا ہے

کچھ دوست باتیں کر رہے تھے۔ کوئی کوئی بات جو وہ جوش میں آکر ذرا زور سے کہتے وہ سن جاتی تھی۔ باقی باتوں کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں اور موضوع گفتگو کیا ہے۔ اچانک ایک دوست نے زور سے کہا چراغ سے چراغ جلتا ہے۔ باقی کوئی کوئی بات جو کان میں پڑتی تھی انکی طرف تو توجہ نہیں جارہی تھی لیکن جونہی ہم نے یہ محاورہ سُنا۔ ہم نے سوچنا شروع کر دیا کہ آخر کس سلسلہ میں یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی۔ پھر ہم نے سوچنا شروع کر دیا کہ یہ محاورہ کہاں کہاں استعمال ہوسکتا ہے۔

ہم خدام الاحمدیہ کے ایک اجتماع سے واپس آرہے تھے وہاں پہلی تقریر ہی تربیت کے موضوع پر تھی اور وہی تقریر ہمارے ذہن میں چکر لگا رہی تھی۔ معاً ہمیں خیال آیا کہ اوہو چراغ سے چراغ جلتا ہے تو تربیت ہی کے سلسلہ میں سب سے زیادہ موزونیت کے ساتھ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آخر تربیت کا یہ بھی تو ایک طریق ہے۔ ایک چراغ جلتا ہے تو اسے دیکھ کر دوسرا چراغ بھی جلنے لگتا ہے۔ کردار سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ اور کردار کا اچھا ہو جانا ایک چراغ کے جلنے ہی کے مترادف ہے۔ گھر میں ماں باپ اور بڑے بہن بھائی چھوٹوں کیلئے چراغ بن جائیں۔ باتوں سے اور اپنے کردار سے ان کو روشنی دیں اور ان کا کردار بہتر بنائیں۔ سکولوں میں اساتذہ بھی چراغ بن جائیں تو وہ دیکھیں گے کہ طلباء کے چراغ بھی جلنے لگیں گے۔ انسانی فطرت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی اچھی بات دیکھے تو اسے اپنے لئے مثال بنالے اور اسی طرح کرے۔ اسی کا نام ہیرو ورشپ بھی رکھا گیا ہے۔ ہیرو ورشپ میں صرف یہ نہیں ہوتا کہ انسان اپنے ہیرو کی تعریف کرتا ہے بلکہ اس جیسا بننا چاہتا ہے۔ یہی چراغ سے چراغ کا جلنا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ تلقین عمل بھی بہت اچھی بات ہے اور تربیت کیلئے بہت ضروری ہے لیکن اپنے آپ کو کردار کا چراغ بنا لینا تربیت کا سب سے بہتر طریق ہے۔ دوسرا چراغ از خود جل اٹھتا ہے۔ بغیر کچھ کہے اور بغیر کچھ سُنے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ سچوں کے ساتھ رہو انکی معیت اختیار کرو۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ انکے ساتھ رہنے والا بھی یقیناً از خود ایک چراغ بن جائیگا۔ اور جس طرح وہ روشنی دے رہے ہیں اسی طرح وہ بھی روشنی دینے لگے گا اور یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری رہے تو سب چراغ جل اٹھیں۔ سب لوگ اچھے کردار کے حامل ہو جائیں۔ سب لوگ نہ صرف اپنی روشنی سے ماحول کو روشن کریں بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی روشنی عطا کرنیوالے چراغ بنا دیں۔
واقعی چراغ سے چراغ جلتا ہے۔

پیار میں لوگ جان دیتے ہیں
میری خواہش ہے میں رہوں زندہ
شمع کی طرح میں جلوں ہمہ وقت
روشنی اور بھی ہو تابندہ

ابوالاقبال

یہ کرم ہوگیا یا سِتم ہوگیا
دفعتًا ہوگیا ایک دَم ہوگیا

گھر سے نِکلا تھا جو یار کو ٹوکنے
ساتھ چلنے لگا۔ ہم قدم ہوگیا

بارِ کچھ تو امانت کا ہلکا ہُوا
ہاتھ کاٹے گئے، سَر قلم ہوگیا

بر سرِ دار ہم بھی بُلائے گئے
فاصلہ باہمی اور کم ہوگیا

بات کی تھی سرِ دار اِک سرسری
ذکر اُس کا عَدم تا عَدم ہوگیا

یہ بھی اچھا ہُوا۔ منصفو۔ تالشو
شور تو خونِ ناحق سے کم ہوگیا

یہ گلی کس کی ہے۔ سنگِ در کس کا ہے
کیوں جبیں جھک گئی۔ سر بھی خم ہوگیا

پھر لہو رنگ ہے سرزمینِ وفا
پھر یہ خطّہ بھی رشکِ اِرم ہوگیا

اب نہ اُترے گا مضطرؔ کبھی عُمر بھر
یہ جنوں تم کو جو ایک دَم ہوگیا

چوہدری محمد علی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

”ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان دشمنوں سے بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے۔“

ارشادات حضرت فضل عمر

(اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

فرماتا ہے: کہ جسطرح یہ سات روحانی پیدائش کے مدارج ہیں۔ اسی طرح تمہاری جسمانی پیدائش کے بھی مختلف مدارج ہیں۔ سب سے پہلے ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرتے ہیں۔ یعنی اس غذا سے جو مٹی سے نکلتی ہے۔ جیسے نباتات، حیوانات اور جمادات وغیرہ۔ یہی حال عالم روحانیات کا بھی ہے یعنی جسطرح نطفہ ان غذاؤں کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے جو زمین سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی طرح روحانیت کا بیج بھی اسوقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان کے اندر خشوع وخضوع اور فروتنی کی حالت پیدا نہ ہو۔ اور کبر اور غرور کا مادہ اسکے اندر سے نہ نکل جائے پھر جب انسان اس غذا کو کھاتا ہے جو مٹی میں سے نکلتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے نطفہ بنا کر ایک ٹھہرنے والی جگہ پر رکھ دیتا ہے۔ جو جسمانی پیدائش کا دوسرا درجہ ہے۔ روحانی پیدائش میں اسکے مقابل پر (جو لوگ لغو سے اعراض کرتے ہیں) کو رکھا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جسطرح نطفہ کی حفاظت کیلئے مختلف قسم کی احتیاطوں کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ اسکے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانیت کا بیج بھی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان ہر قسم کے لغو کاموں سے بچے ورنہ انسان کی روحانی پیدائش تکمیل تک نہیں پہنچ سکتی۔ پھر تیسرا درجہ یہ بتایا کہ ہم نطفہ کو علقہ بنا دیتے ہیں۔ یعنی وہ ایک جمے ہوئے لہو کی طرح ہو جاتا ہے۔ روحانی درجات میں اسکے مقابل پر رکھا گیا ہے۔ یعنی جسطرح نطفہ علقہ بن جاتا ہے اور رحم سے چمٹ جاتا ہے اسی طرح روحانی ترقی کرنے والا انسان ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ بنی نوع انسان کی محبت اسکے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور وہ بنی نوع انسان کی ترقی کیلئے اپنے اموال خرچ کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر چوتھا درجہ انسانی پیدائش کا یہ بیان فرمایا کہ جما ہوا لہو ایک لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یعنی خون کے لوتھڑے میں جو گندگی پائی جاتی ہے وہ اس سے بچ جاتا ہے۔ اسکے مقابلے میں (وہ لوگ جو اپنے سوراخوں کی حفاظت کرتے ہیں) یعنی وہ اپنے تمام سوراخوں کی حفاظت کرنے لگ جاتا ہے۔ اور اب اس کا وجود ایک مستقل وجود بن جاتا ہے جو گندگی سے اپنے آپ کو اپنے ارادے سے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر پانچواں درجہ یہ بتایا کہ لوتھڑے کے بعد ہڈی جسم میں بننی شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے مقابلے میں روحانی درجہ یہ بتایا کہ (وہ امانتوں اور عہدوں کی پابندی کرتے ہیں) یعنی ان میں ایسی روحانی سختی پیدا ہو جاتی ہے کہ خواہ انکے پاس کوئی دشمن امانت رکھوائے یا مخالف قوم انکے ساتھ معاہدہ کرے وہ اسکی پابندی کرتے ہیں۔ کسی قسم کا لالچ یا کمزوری ان میں پیدا نہیں ہوتی۔ گویا ہر شخص جانتا ہے کہ وہ موقعہ پر پھر نہیں جائیں گے بلکہ بات کے پکے رہیں گے جسمانی پیدائش کا چھٹا درجہ یہ بتایا کہ ہڈیوں پر گوشت چڑھا دیا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں روحانی درجہ یہ بیان کیا گیا کہ (وہ اپنی اور اپنی قوم کی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں) یعنی جسطرح چمڑے کے چڑھ جانے کے بعد بچہ بہت حد تک ضائع ہو جانے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو اپنی قوم میں خدا تعالیٰ کی عبادت کو قائم رکھتے ہیں۔ وہ نہ صرف ذاتی طور پر محفوظ ہو جاتے ہیں۔ بلکہ قومی طور پر بھی محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اور بوجہ قوم کے نیک ہو جانے کے وہ بیرونی اثرات سے بھی اسی طرح محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جیسے چمڑے والا انسان بیرونی اثرات سے محفوظ ہوتا ہے۔ جسمانی پیدائش میں ساتواں درجہ یہ بیان فرمایا کہ جب ہڈیوں پر گوشت اور چمڑا مڑھ دیا جاتا ہے تو اسکو ایک دوسری پیدائش دے دیتے ہیں۔ اور وہ پیدا ہو کر بشر بن جاتے ہیں۔ اسکے مقابلے میں روحانی کمال کا یہ درجہ بیان فرمایا کہ وہ مر کر ایسے انعامات کے وارث ہوتے ہیں جو سب انعامات کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ یعنی جسطرح جسمانیات میں انسان تمام جانوروں کے کمالات کا مجموعہ ہے۔ اسی طرح روحانی انسان مر کر تمام قسم کی نعمتوں کے مجموعے کو حاصل کر لیتے ہیں اور جس طرح مادی انسان اپنی اور اپنی قوم کی حفاظت پر قادر ہو جاتا ہے۔ روحانی انسان کی روحانی حفاظت کا اللہ تعالیٰ خود ذمہ اٹھا لیتا ہے۔ جسمانی خلق کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (.........) کیا ہی برکت والا ہے وہ خدا جو سب سے بہتر طور پر مخلوق پیدا کرنے والا ہے۔ یہی آیت روحانی پیدائش کے ساتھ بھی لگتی ہے۔ یعنی جب انسان روحانیت میں ترقی کرتے کرتے اس مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو اسے ایک نئی روحانی پیدائش عطا کی جاتی ہے۔ جو تمام انسانوں کو ایک اچنبھا نظر آتی ہے۔ اور اسے دیکھ کر ہر شخص خدا تعالیٰ کی حمد پر مجبور ہو جاتا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ آسمانی نور بھی خدا کی طرف سے آتا ہے اور زمینی نور بھی۔ یعنی شریعت حقہ بھی آسمان سے آتی ہے اور اس کی زمین پر اشاعت بھی اس کے فضل سے ہوتی ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ ایک طاق ہو۔ جس میں ایک تیز روشنی والا چراغ رکھا ہوا ہو اور چراغ پر ایک چمنی یا گلوب ہو۔ اور وہ چمنی یا گلوب ایسے صاف شیشے کا ہو کہ گویا وہ ایک چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ انسانی تجربہ نے یہ بتایا ہے کہ لیمپ کی سب سے اچھی روشنی تبھی ہوتی ہے جب اس کے پیچھے کوئی ایسی روک ہو جو اس کے نور کو چاروں طرف نہ پھیلنے دے۔ بلکہ صرف آگے کی طرف پھینکے جس کی طرف مشکوٰۃ کے لفظ سے اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ نور خصوصاً اس وقت پھیلتا ہے۔ جب کہ چراغ چمنی کے اندر ہو اور چمنی بہت صاف شیشے کی بنی ہوئی ہو اور تیل بھی اعلیٰ درجے کا ہو۔ اس کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرماتا ہے۔ کہ الٰہی نور کا چراغ ایک ایسے تیل سے جلتا ہے جو زیتون کے مبارک درخت سے نکلتا ہے۔ "مبارک" کا لفظ "برکۃ" سے نکلا ہے اور "برکۃ" اس نیچی جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش ہونے پر ارد گرد کا تمام پانی بہہ کر جمع ہو جائے پس مبارکۃ کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایسا شجرہ ہے جس میں ساری خوبیاں اور کمالات جمع ہیں اور پھر اسے زیتون قرار دے کر اس طرف اشارہ کیا کہ وہ کلام جو اب دنیا میں نازل کیا جا رہا ہے وہ نئے سے نئے علوم اور معارف کو دنیا میں قائم کرنے کا ایک ذریعہ ہو گا۔ کیونکہ زیتون علاوہ اس کے کہ ایک پھل کا کام دیتا ہے اس کی لکڑی اور تیل جلانے کے کام آتا ہے اور اس کے پتوں اور چھال سے بننے کا کام لیا جاتا ہے اس طرح اس کا روغن کثرت کے ساتھ مختلف مواقع پر استعمال کیا جاتا ہے اور اچار میں بھی ڈالا جاتا ہے جو اس کو دیر تک قائم رکھتا ہے۔ اس طرح تمثیلی زبان میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ موسوی اور عیسوی تعلیمیں تو سڑ جانے والی اور عملی لحاظ سے ایک دن ناکارہ ہونے والی تھیں مگر اسلام کے ذریعے بنی نوع انسان کو وہ تعلیم دی جائے گی جو نہ صرف سڑنے اور خراب ہونے سے محفوظ ہو گی بلکہ انسانی ذہنوں میں وہ ایسا نور پیدا کرے گی کہ اس کے ذریعے سے نئے سے نئے علوم اور نئے سے نئے معارف ان کو حاصل ہوتے رہیں گے۔ نور کے متعلق عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ تو اس مادی چیز کا نام ہے جو بعض مادی چیزوں کے رگڑ کھانے سے پیدا ہوتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ نور کیوں کر ہوا نحویوں نے تو اسے اس طرح حل کیا ہے کہ انہوں نے نور سے پہلے ایک محذوف نکالا ہے اور کہا ہے کہ اللہ زمین آسمان کا نور ہے یعنی آسمانوں اور زمین کے سب نور خدا تعالیٰ کے قبضہ و تصرف میں ہیں اور جب سب نور اس کے قبضہ میں ہیں تو جو انسان بھی ترقی کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھے۔ معانی والے کہتے ہیں کہ اس جگہ نور کا لفظ مجاز اور استعارہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور مراد یہ ہے کہ جس طرح نور کے ذریعے انسان کو بری اور بھلی چیزوں میں امتیاز کرنے کا موقعہ ملتا ہے اسی طرح نیکی اور بدی میں امتیاز خدا تعالیٰ کی ہدایت سے ہی میسر آتا ہے کیونکہ تمام آسمانی اور زمینی انوار کا منبع خدا تعالیٰ ہی ہے لغت والے کہتے ہیں کہ یہ ایک محاورہ ہے چنانچہ جس چیز پر کسی کا دارومدار ہو اسے نور کہتے ہیں مثلاً نور البلد۔ اس آدمی کو کہتے ہیں جس پر کسی شہر کے لوگوں کا انحصار ہو اور نور القبائل اسی شخص کو کہتے ہیں جو قبائل کے لئے باعث فخر ہو۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر انسان کو کسی کام میں بھی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے اسے آسمانوں اور زمینوں کا نور کہا گیا ہے۔ یہ سب باتیں اپنی جگہ درست ہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہاں

باقی ص ۸ پر

شذرات

نون - سین

فن لینڈ کی ۷۳ ویں سالگرہ

فن لینڈ کے باشندوں نے سینکڑوں سال تک پہلے سویڈن اور پھر روس کے ماتحت زندگی گذارنے کے باوجود اپنا قومی تشخص قائم رکھا ہے۔ ۱۹۱۷ء میں انہوں نے یک طرفہ اعلان کے ساتھ اپنے آپ کو آزاد قرار دے دیا۔ اور اسوقت سے لیکر اب تک اپنی آزادی کو برقرار رکھا ہے گذشتہ دنوں فن لینڈ کی آزادی کی ۷۳ ویں سالگرہ منائی گئی۔ جہاں تک پاکستان اور فن لینڈ کا تعلق ہے اگرچہ وہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ فاصلے پر ہیں۔ لیکن ان میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ آب و ہوا دونوں کی ایک جیسی ہے گرمی اور سردی کی شدت کیوجہ سے جو انسانی زندگی کی عادات پر اثرات پڑ سکتے ہیں وہ پاکستان پر بھی پڑے ہیں اور فن لینڈ پر بھی، خاص طور پر پاکستان کا شمالی علاقہ تو اس لحاظ سے فن لینڈ سے بہت ملتا جلتا ہے۔ اس لحاظ سے دونوں کی آب و ہوا ایک جیسی ہے۔ فن لینڈ کے لوگ آزادی کی قدر کرتے ہیں اور سر دھڑ کی بازی لگا کر اسے قائم اور برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ ایسا کر بھی رہے ہیں۔ اگرچہ تاریخ اور جغرافیہ تو بہت زیادہ فن لینڈ کے باشندوں کی طرفداری نہیں کرتے لیکن اسکے باوجود جب انسان تہیہ کر لے کہ ہر قسم کے حالات میں سے گذر کر اسے اپنی زندگی کو بہتر بنانا ہے تو کوئی چیز اس کی راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی۔

پاکستان اور فن لینڈ ذہنی طور پر یوں ایک دوسرے کے قریب ہیں کہ فن لینڈ کے سکالرز سندھ کی تہذیب کا گہرا مطالعہ کر کے سندھ کے ازمنہ گذشتہ کے متعلق ایک کتاب شائع کر رہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ہلسنکی کی یونیورسٹی کا جنوب ایشیائی تحقیقاتی شعبہ اور پاکستان کا میوزیم کا آرکیالوجی کا شعبہ شائع کرے گا۔ پاکستان اور فن لینڈ کے درمیان آپس میں کبھی کوئی سیاسی مسئلہ نہیں اٹھا اور عالمی مسائل میں سے اکثر ایسے ہیں جن پر دونوں کا ردعمل ایک جیسا ہوتا ہے جب بھی امن کی بات ہوتی ہے تو فن لینڈ اور پاکستان کے ایک جیسے خیالات سامنے آتے ہیں۔ اور اس بات کی اسلئے بھی خاص اہمیت ہے کہ اس وقت دنیا میں عالمی سطح پر بعض مشکلات پیش آ رہی ہیں جن کا تعلق امن اور زندگی کی حفاظت سے ہے۔ پاکستان اور فن لینڈ دونوں نے اقوام متحدہ کی قرادادوں کا ہمیشہ ساتھ دیا ہے۔

چونکہ فن لینڈ کا جھکاؤ کسی سیاسی دھڑے کی طرف نہیں ہے۔ اس لئے اکثر عالمی کانفرنسیں ہلسنکی میں منعقد کی جاتی ہیں وہاں پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ کانفرنس منعقد کرنے کی غرض کسی ایک پارٹی یا دوسری پارٹی سے ترجیحی سلوک کرنے کے مترادف ہے۔

فن لینڈ کے باشندوں کی اقتصادیات اور ان کی ثقافت خاصی مضبوط ہیں۔ موجودہ وقت میں فن لینڈ ایک جدید صنعتی ملک گنا جاتا ہے۔ عوام الناس کی بہبود اس ملک کی حکومت کا ہدف ہے۔ دنیا کے دس امیر ترین ملکوں میں فن لینڈ کو بھی شامل کیا جاتا ہے فی کس آمدنی انیس ہزار ڈالر کے قریب ہے۔ اور آمدنی کی لنسبت فرانس اور برطانیہ سے بھی زیادہ ہے۔ اسوقت فن لینڈ کے باشندے زندگی کے جس معیار تک پہنچ چکے ہیں وہ یقیناً ان کی مسلسل جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ ملک میں کثیر جماعتی پارلیمنٹری جمہوریت ہے اور اسی نے ان کی سیاست کو خاصا استحکام دے رکھا ہے۔

جہاں تک فن لینڈ کی صنعت کا تعلق ہے یہ خاصے عروج پر ہے اور مختلف ملکی صنعتوں میں سب سے زیادہ جنگلات کی صنعتیں ان کی اقتصادیات کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ اگرچہ دھات کی صنعت بھی موجود ہے اور خاصی ترقی پذیر ہے۔ کاغذ کے متعلق تو سب لوگ جانتے ہیں کہ فن لینڈ میں ہر قسم کا کاغذ بنتا ہے اور ساری دنیا میں برآمد کیا جاتا ہے۔ فن لینڈ کا دعویٰ ہے کہ وہ ان چند ممالک میں سے ایک ہے جو تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے لئے اپنے G.N.P (جی این پی) کا ۷ء (اعشاریہ سات) صرف کرتا ہے۔

جہاں تک فن لینڈ کی فوج کا تعلق ہے۔ اقوام متحدہ کی طرف سے جتنے دستے قیام امن کے لئے ترتیب دئے جاتے ہیں ان میں فن لینڈ کے فوجی شامل ہوتے ہیں۔ ۱۹۹۰ء کے آخیر تک فن لینڈ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کا ممبر رہے گا۔ اور فن لینڈ کے حکام کہتے ہیں کہ فن لینڈ کو جب جب موقعہ ملے گا۔ وہ اقوام متحدہ کے کردار کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں مدد دیتا رہے گا۔

فن لینڈ کا رقبہ ۳۳۸۱۴۵ مربع کلومیٹر ہے۔ اسکی آبادی ۴ء۹۶ ملین ہے۔ اور اس کا طرز حکومت ریپبلکن ہے۔ زبانیں فننش اور سویڈش ہیں اور یہاں کا مذہب لوتھرن اور آرتھوڈاکس ہے۔ فن لینڈ کا دارالخلافہ ہلسنکی ہے۔

جیسا کہ شروع میں کہا گیا ہے گذشتہ روز فن لینڈ کی آزادی کی ۷۳ ویں سالگرہ منائی گئی۔ ۷۳ ویں اسلئے کہ اس سے پہلے سینکڑوں سال تک فن لینڈ سویڈن کے ماتحت تھا یا روس کے، ۱۹۱۷ء میں یکطرفہ ڈیکلاریشن کے ذریعے فن لینڈ نے اپنے آپ کو آزاد قرار دے دیا اور اسوقت سے اب تک اپنی آزادی کو قائم رکھا ہے۔ چنانچہ اس طرح اس سال اس کی ۷۳ ویں آزادی کی سالگرہ منائی گئی ہے۔

بچّوں کے حقوق

مسٹر جیمز پی گرانٹ، یونی سیف جو بچوں کا عالمی ادارہ ہے۔ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ہیں۔ گذشتہ روز انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں جو اسلام آباد میں منعقد کی گئی تھی۔ پاکستان کی ان اقدامات کے سلسلے میں تعریف کی جو بچوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے اس پروگرام کیلئے کئے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اس کے ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا کہ بچوں کے حقوق کی کنونشن کی توثیق بھی پاکستان کو کر دینی چاہیئے۔

انہوں نے پاکستان کی تعریف میں کہا کہ گذشتہ کچھ عرصے سے پاکستان دوسروں کے لئے اس علاقے میں ٹرینڈ سیٹر (TREND SETTER) بن گیا ہے۔ یعنی ایک ایسا ملک جسکے اقدامات کی روشنی میں دوسرے لوگ بھی آگے بڑھ سکتے ہیں۔ صحت تعلیم اور بچوں کی بہبود کے سلسلے میں پاکستان دوسرں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو رہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ جنوبی ایشیا میں ہر سال تقریباً ۱۰ لاکھ بچے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں جن میں سے آٹھ لاکھ تو صرف پاکستان کے ہی بچے ہوتے ہیں اور یہ ان چھ بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوتے ہیں۔ جن کے لئے حفاظتی اقدامات کے پروگرام بنے ہوئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں ہر روز ان بیماریوں سے دو ہزار بچے موت کے منہ میں جاتے ہیں۔ مسٹر گرانٹ نے کہا ہے کہ ۱۹۹۰ء کا سال خاص تاریخی اہمیت کا سال ہو گا۔ کیونکہ یہی وہ سال ہے جس میں بچوں کے حقوق کے لئے چوٹی کانفرنس گذشتہ ۳۰ ستمبر کو نیویارک میں منعقد کی گئی تھی جس میں ۷۰ سے زیادہ سربراہان مملکت شامل ہوئے تھے۔ اس چوٹی کانفرنس میں بادشاہ بھی تھے وزرائے اعظم بھی اور صدر صاحبان بھی اور ان سب نے نہایت جوش کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بچوں کی حفاظت کیلئے پروگرام بنانے کے فیصلے کئے۔ مسٹر گرانٹ نے کہا ہے کہ ۱۹۸۰ء کی دہائی اسلئے اہم تھی کہ اسوقت ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر چلنے کا فیصلہ کیا گیا اور ۱۹۹۰ء کی دہائی اسلئے اہم ثابت ہو گی کہ اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بچوں کے متعلق جو وعدے کئے جا چکے ہیں وہ پورے کئے جائیں گے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اس دہائی میں ان بچوں کی بہبود کے سلسلے میں تمام وعدے پورے کئے جائیں۔

حکومت کی کوششوں کے علاوہ مسٹر گرانٹ نے بھی کوششوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ان کوششوں کی وجہ سے بھی یونیسیف کے پروگرام بہتر طریق پر جاری رہے ہیں۔ پاکستان کے نمائندین سے مل کر انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ اب پاکستان کو بچوں کے حقوق کی کنونشن پر دستخط کرنے اور اسکی توثیق کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے اس بات کی خواہش کا بھی اظہار کیا کہ بچوں کی بہبود کے لئے ایک پارلیمنٹری گروپ بن جانا چاہیے۔ جو حکومت کو اس میں مختلف مفید تجاویز پیش کرتا رہے۔ پاکستان سے انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ وہ اس علاقے میں دوسروں کی رہبری اور رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے گا یعنی بچوں کی بہبود اور صحت اور ان کی حفاظت کے سلسلے میں جاری کئے جانے والے پروگراموں کے سلسلے میں انہوں نے کہا کہ پاکستان واقعی نہایت مستقل مزاجی کے ساتھ

باقی صفحہ ۵ پر

مقصود احمد طاہر

دِل کا آپریشن

خاکسار کے اکلوتے بیٹے عثمان احمد بعمر ساڑھے آٹھ سال کے دل کا اپریشن ۳۱، اکتوبر کو او۔ایم۔آئی ہسپتال کراچی میں ہوا جو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔ خاکسار کو جب سے یہ علم ہوا کہ بچے کے دل میں سوراخ ہے اور ڈاکٹرز کے مطابق اس کے دل کا اپریشن ضروری ہے۔ اسی وقت سے حضور انور (سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ) کی خدمت میں مسلسل اور احباب جماعت کی خدمت میں خطباتِ جمعہ (بیت الاقصیٰ) اور روزنامہ الفضل میں دعا کی درخواست کے اعلانات گاہے بگاہے کراتا رہا۔ اور اپریشن کے دنوں میں تو خاکسار کراچی میں باقاعدہ خطوط، ٹیلیفون اور ٹیلیکس کے ذریعہ دعا کے لئے حضور انور کی خدمت میں عرض کرتا رہا۔ سو اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ دعاؤں اور صدقات نے اپنا کام دکھایا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے گویا بچے کو نئی زندگی بخشی۔

خاکسار بچے کی بیماری کے بارے میں ازحد پریشان تھا اور اس کا اپریشن کروانے کے لئے خاکسار اسے بیرون ممالک مثلاً امریکہ وغیرہ لے جانے کے لئے بھی تیار تھا۔ اس سلسلے میں خاکسار نے حضور انور کی خدمت میں لکھا جس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بچے کا اپریشن پاکستان میں بھی بخوبی ہو سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ بیرون ملک اپریشن کروانے کی صورت میں بہت خرچ اٹھانا پڑے گا۔ اس لئے بہتر ہے کہ پاکستان میں اپریشن کروا لیا جائے الّا یہ کہ تمام خرچ محکمہ یا ادارہ (جس میں خاکسار ملازم ہے) اٹھائے۔ تو اس صورت بچے کو بیرون ملک لے جایا جا سکتا ہے ورنہ پاکستان میں ہی ٹھیک ہے۔ علاوہ ازیں مکرم و محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب (فزیشن سی۔ایم۔ایچ راولپنڈی) نے بھی فرمایا کہ بچے کا جلد اپریشن ہو جانا چاہیئے اور یہ کہ بچے کا اپریشن پاکستان میں بھی آسانی سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خاکسار نے پاکستان میں ہی بچے کا اپریشن کروانے کا پروگرام بنا لیا اور ادارہ (یو۔بی۔ایل) کے جملہ حکام نے بھی اس سلسلے میں خاطر خواہ انتظام کر دیا اور بچے کا اپریشن پروفیسر ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب ہارٹ سرجن آف نیشنل انسٹیٹیوٹ آف کارڈیوویسکولر ڈیزیز NICVD (جناح ہسپتال سے منسلکہ دل کے امراض کے لئے خصوصی عمارت) سے کروانے کے لئے DOCUMENTS وغیرہ تیار کر دیئے۔ جس پر خاکسار بچے کو ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس لے گیا۔ جنہوں نے پرائیویٹ طور پر بچے کا اپریشن او۔ایم۔آئی ہسپتال میں کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نہایت ہی سادہ طبیعت، ہمدرد اور محنتی انسان ہیں۔ اور اپنے پیشہ میں نہایت ہی ماہر ہیں۔ چونکہ دل کے اپریشن کا معاملہ نہایت ہی نازک ہوتا ہے۔ اس لئے اپریشن کا دورانیہ جتنا بھی کم ہو۔ مریض کے لئے اتنا ہی فائدہ مند اور کم خطر ہوتا ہے اور اس سلسلے میں ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب غیر معمولی مہارت رکھتے ہیں۔ چنانچہ خاکسار کے بچے کا OPEN HEART اپریشن تھا جو عام طور پر ناف کے اوپر سے لے کر پورے سینہ تک کھول کر کیا جاتا ہے لیکن ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ اپریشن قریباً ڈیڑھ گھنٹے میں کر لیا جو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بعد ڈاکٹر صاحب کی فنی مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ بچے کا اپریشن قریباً ساڑھے تین بجے شروع ہوا اور پانچ بجے تکمیل کو پہنچا۔ اس دوران خاکسار خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتا اور گڑگڑاتا رہا۔ اپریشن کے بعد جب ڈاکٹر صاحب موصوف فارغ ہو کر ہسپتال سے جانے لگے تو خاکسار نے بچے کی موجودہ حالت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ چوبیس گھنٹے خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔ دعائیں جاری رکھیں۔ کچھ دیر بعد انتہائی نگہداشت وارڈ کی متعلقہ نرس (جو فلپائن سے تعلق رکھتی ہیں) نے خاکسار کو بلایا اور بچے کو دکھایا تو اس وقت بچے کی حالت ناگفتنی تھی، دل کی رفتار انتہائی سُست تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل، پیارے امام وقت اور احباب جماعت کی دعاؤں سے دو اڑھائی گھنٹے بعد جب دوبارہ خاکسار I C U میں گیا تو بچے کو ہوش میں پایا بلکہ مذکورہ نرس نے خاکسار کی بچے سے بات بھی کروا دی جس پر خاکسار کا دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا اور دل کو ڈھارس بندھ گئی۔ اس بحث سے مقصود یہ بتانا ہے کہ خدا کے فضل سے دل کے پیچیدہ ترین علاج یا اپریشن کروانے کے لئے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ پاکستان میں بھی دل کے ماہر ترین سرجن موجود ہیں جن میں سرفہرست اس وقت پروفیسر ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب ہیں جو آبائی لحاظ سے پشاور سے تعلق رکھتے ہیں اور پٹھان ہیں۔ صبح تا دوپہر وہ NICVD (جناح ہسپتال کراچی) میں اپنا فرضِ منصبی ادا کرتے ہیں اور قریباً ہر روز یا دوسرے دن وہاں ہی دل کے اپریشن کرتے ہیں اور دوسرے ٹائم یعنی شام چھ بجے سے آٹھ نو بجے رات تک میڈیکیئر (MEDICARE) ہسپتال شہید ملت روڈ کراچی میں بیٹھتے ہیں۔ جہاں جمعرات اور جمعہ کے علاوہ مذکورہ اوقات میں پرائیویٹ طور پر CONSULT کیا جا سکتا ہے۔ وہاں ان کی فیس دو سو روپیہ ہے لیکن صرف سرجری کے کیسز دیکھتے ہیں۔ پھر اگر کسی مریض نے پرائیویٹ طور پر اپریشن کروانا ہو تو وہ عام طور پر مریض کو او۔ایم۔آئی ہسپتال میں اپریشن سے ایک روز قبل داخلہ کے لئے ADVISE کر دیتے ہیں۔ جو کراچی میں اپنی نوعیت کا واحد ہسپتال ہے جو نہایت صاف ستھرا اور جدید ترین سہولتوں سے مزین لیکن نسبتاً مہنگا ہسپتال ہے۔ ہسپتال میں اپریشن تھیٹروں میں نہایت اعلیٰ اور جدید ترین آلات INSTRUMENTS، ہیں۔ ہسپتال کا عملہ نہائت ہی خوش لباس، خوش گفتار اور چابکدست ہے۔ ہسپتال کے عملہ میں بیرون ممالک کے ماہرین اور کارکنان بھی کام کرتے ہیں۔ جو نہایت ہی جانفشانی سے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہیں۔ یہ ہسپتال بندر روڈ پر واقع SEABRE-ASE (سی بریز) جلد کے ہسپتال کے نزدیک اور پرنس سینما کے عقب میں واقع ہے اگر خدانخواستہ کوئی بھائی یا کسی بھائی کا کوئی بچہ دل کے پیچیدہ عارضہ میں مبتلا ہو اور دل کا اپریشن ضروری ہو تو خاکسار یہ عرض کرتا ہے کہ وہ ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب سے یا ایک اور ماہر سرجن امراض قلب محترم ڈاکٹر تقوی صاحب جو بھی NICVD (جناح ہسپتال کراچی) میں پروفیسر آف ہارٹ سرجری ہیں اور جو ڈاکٹر محمد رحمٰن صاحب کے ہم پایہ اور نہایت غریب پرور ہیں۔ سے ضرور مل لیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قریباً ۹۹ فی صد جملہ ہارٹ سرجری کے کیسز کامیاب رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر بھائی کو ہر قسم کے پیچیدہ اور خطرناک امراض سے محفوظ رکھے

آخر پر خاکسار جملہ احباب جماعت کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ جنہوں نے خاکسار کے بچے کے لئے دردِ دل سے دعائیں کیں اور مزید درخواست کرتا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اپریشن کے بعد کی جملہ ہر پیچیدگی اور پریشانی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے اور صحیح معنوں میں ایسے خادم دین بننے کی توفیق عطا فرماوے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے۔

یہ کام کر رہا ہے۔ اب اس کی خدمات قومی اور بین المملکتی سطح پر پذیرائی حاصل کر رہی ہیں۔ خاص طور پر پارلیمنٹ کے افراد اس سلسلے میں جو کچھ کر رہے ہیں ان کو بہت سراہا جاتا ہے۔ اگر انہوں نے یہ کام جاری رکھا تو بچوں کے لئے ایک نئے عہد کا آغاز ہو جائیگا صرف پاکستان میں ہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا میں۔ خدا کرے کہ ہم سارے ملک کے بچوں کو اپنے بچے سمجھتے ہوئے ان کی بہبود اور ان کی صحت اور ان کی حفاظت کے لئے ہر ممکن قدم اٹھانے کے لئے تیار رہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں مفید ثابت ہو سکتا ہو۔ ہم سب جانتے ہیں کہ جب ہمارا اپنا بچہ بیمار ہوتا ہے تو ہمیں کتنی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے اور ہم کسطرح بھاگ دوڑ کرتے ہوئے اسکے کامیاب علاج کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر ہم سارے ملک کے بچوں کو اپنے بچے سمجھیں تو یقیناً ہم اس بات کو ہرگز گوارا نہ کریں گے کہ کسی اور کا بچہ بیمار ہو تو ہم لاپرواہی کا رویہ اختیار کریں۔ یا جس رنگ میں کسی دوسرے شخص کی مدد کی جا سکتی ہے وہ کرنے کیلئے تیار نہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم وہ تمام فرائض پورے کر سکیں جو بچوں کے سلسلے میں ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ نہ صرف ان بچوں کے سلسلے میں جو ہمارے گھر میں پیدا ہوتے ہیں بلکہ سارے پاکستان کے بچوں کے فرائض ادا کر سکیں۔

"انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۴)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل ۲۷۸۲۸ میں راجہ خالد کریم ولد راجہ کریم احمد ناصر قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۴/۲۳ دارالبرکات ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد راجہ خالد کریم ۴/۲۳ دارالبرکات ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ ظہیر احمد وصیت نمبر ۲۵۷۴۹۔ گواہ شد نمبر۲ - عبدالحمید ولد عبدالغفار شاکر ۴/۲۵ دارالبرکات ربوہ۔

مسل ۲۷۸۲۹ میں شمس النساء بنت عبداللطیف خان قوم یوسف زئی پیشہ تعلیم عمر ۲۰ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) گھڑی مالیتی تین صد (۲) چاندی کی انگوٹھی مالیتی -/۵۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت خوردونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شمس النساء ۸ 2/42 دارالعلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ عبداللطیف خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۹۔ گواہ شد نمبر۲۔ ارشد خاور خان برادر موصیہ۔

مسل ۲۷۸۳۰ میں محمد اکبر بھٹی ولد محمد افضل بھٹی قوم کشمیری پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیا آڑہ کھاریاں حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اکبر بھٹی ناصر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰ گواہ شد نمبر۲۔ مولانا فضل الٰہی بشیر وصیت نمبر ۶۹۷۸

مسل ۲۷۸۳۱ میں عزیز احمد ولد شیخ محمد شریف قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ حال ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عزیز احمد ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا محمد دین ناز وصیت نمبر ۱۸۵۲۰۔ گواہ شد نمبر۲ مولانا فضل الٰہی بشیر وصیت نمبر ۶۹۷۸۔

مسل ۲۷۸۳۲ میں مرزا انعام الحق ولد مرزا محمد حسین قوم مغل پیشہ بنکاری عمر ۵۶ ۱/۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 891 سٹریٹ نمبر 28 G-9/1 اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ نقد رقم دس لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۳۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مرزا انعام الحق 891 ST NO28 G9/I اسلام آباد۔ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد ناگی وصیت نمبر ۲۵۸۸۵ گواہ شد نمبر۲۔ سید محمد احمد وصیت نمبر ۱۹۵۷۶

مسل ۲۷۸۳۳ میں قانتہ ثریا یاسمین زوجہ میجر محمد اختر سلطان قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱/۸۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مرحوم -/۱۰۰۰۰ روپے (۲) زیورات طلائی ۲۲ تولہ مالیتی -/۶۶۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ قانتہ ثریا یاسمین 151-L ڈیفنس سوسائٹی لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر۱۔ کرنل بشارت احمد ڈیفنس سوسائٹی لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر۲۔ محمد امجد ولد کرنل بشارت احمد لاہور چھاؤنی۔

مسل ۲۷۸۳۴ میں بشیر احمد ولد چوہدری رحمت علی قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۴۵-۴۶ء ساکن D/72 نیو مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ۵ کنال زمین واقع نزد بیوت الحمد ربوہ نیز ۵ کنال زمین واقع نزد باسط کالونی ربوہ مالیتی -/۱,۴۰,۰۰۰ روپے (۲) ایک کنال ۱۷ مرلہ پلاٹ دارالرحمت شرقی ب ربوہ مالیتی -/۲,۰۰,۰۰۰ روپے (۳) ۲ کنال ۱۲ مرلہ پلاٹ برلب سڑک ساہیوال روڈ ربوہ مالیتی -/۱,۶۰,۰۰۰ روپے۔ (۴) کار مالیتی -/۳۰,۰۰۰ روپے میزان -/۵,۳۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰۳ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ بشیر احمد D/72 نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۱ سلطان احمد بھٹی زعیم حلقہ مسلم ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر۲۔ غلام رسول وصیت نمبر ۴۷۴۰۔

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۔ نومبر کو فرما چکے ہیں۔ وعدہ جات تحریک جدید جماعتوں کی طرف سے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ سیدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے کہ

"جس قدر جلد نیکی میں حصہ لے سکو لے لو"۔

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اپنے ٹارگٹ کے مطابق جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں۔

لبید احمد ابن مکرم عبدالحمید صاحب
دارالعلوم شرقی ربوہ

واقفینِ نَو

اللہ تعالے سے دعا ہے کہ تمام واقفین نَو کو صحت وتندرستی کے ساتھ لمبی عُمر عطا فرمائے اور وہ بڑے ہوکر خود اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

محمد صادق احمد ابن مکرم مقصود احمد صاحب ورک
فتح کلاس ضلع شیخوپورہ

سعد احمد ابن مکرم چوہدری عباس احمد صاحب
پنڈ دادنخان ضلع جہلم

مبشر سعید ابن مکرم سعید احمد صاحب قریشی
جہانگیر پورہ پشاور شہر

سارہ بشیر بنت مکرم بشیر الدین صاحب
دارالرحمت شرقی ربوہ

عالیہ بشریٰ بنت مکرم بابا عبدالرحمٰن صاحب
دارالصدر شرقی ربوہ

مبارکہ رفعت بنت مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب محمود
ربوہ

محمد عثمان زاہد ابن مکرم صداقت احمد صاحب زاہد
دارالعلوم شرقی ربوہ

وقار احمد ابن مکرم شیخ طاہر احمد صاحب
مصطفےٰ پارک اوکاڑہ

اشفاق احمد ابن مکرم محمد صابر صاحب
دارالنصر غربی ربوہ

لقمان احمد واہلہ ابن مکرم مبارک احمد صاحب واہلہ
وڑائچ ٹاؤن ربوہ

منصور احمد مبشر ابن مکرم نصیر احمد صاحب شاہد
مربی سلسلہ آئیوری کوسٹ

محمد ساجد ابن مکرم محمد حفیظ صاحب
نیو سمن آباد لاہور

ذبیح اللہ ابن مکرم اسد اللہ صاحب
احمدیہ ٹریڈرز اوکاڑہ

مدثر سعید ابن مکرم سعید احمد صاحب قریشی
جہانگیر پورہ پشاور شہر

محمد ظفر ابن مکرم شیخ محمد ایوب
ریل بازار اوکاڑہ

عبداللہ بن مسعود ابن مکرم مسعود احمد صاحب پرویز
ماڈل ٹاؤن کراچی

سدرہ شوکت بنت مکرم نصر اللہ خاں صاحب
دارالرحمت شرقی ب ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے سندھ کے دورے کے دوران سکھر سے ۹۵ کلومیٹر دور خان گڑھ میں جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ سندھ کے عوام سے تمام ناانصافیاں دور کی جائیں اور ان کی محرومی کے احساسات کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ کی تمام خالی زمین ہاریوں میں تقسیم کی جائے گی اور کسانوں کو آسان شرائط پر قرضے دیئے جائیں گے۔

○ بیرون ملک روزگار دلانے کے لئے سمندر پار پاکستانیوں کے امور کی وزارت اور بیرون ملک روزگار دلانے والے پروموٹروں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو اس سلسلے میں اپنی سفارشات تیار کرے گی۔

○ ضمنی انتخابات کے شیڈول کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قومی وصوبائی اسمبلیوں کی مجموعی طور پر ۲۹ نشستوں پر ۱۰ جنوری کو انتخابات ہوں گے۔ اس میں قومی اسمبلی کی دس، پنجاب اسمبلی کی ۱۳، سندھ اور سرحد کی دو، دو اور بلوچستان اسمبلی کی ایک نشست شامل ہے۔

○ صدارتی ریفرنس کی سماعت کے دوران وزارت پٹرولیم کے ڈائریکٹر جنرل نے بیان دیا ہے کہ سابق وزیراعظم نے مائع گیس کا کوٹہ نہ کسی کو الاٹ کیا اور نہ کوئی ہدایت دی۔

○ لاہور میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان تیسرے کرکٹ ٹیسٹ کے تیسرے دن پاکستان شکست کے خطرے سے دوچار ہو چکا ہے۔ ویسٹ انڈیز نے مجموعی طور پر تین سو رنز کی برتری حاصل کر لی ہے۔ مہمان ٹیم کے چھ کھلاڑی اور میچ کے دو دن باقی ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے ۵۰ لاکھ ایکڑ بنجر اراضی بے زمین کسانوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کپواڑہ کے علاقے میں مزید ۸ کشمیریوں کو بھارتی فوج نے شہید کر دیا ہے۔ اس جگہ پر چند دن قبل ۲۴ کشمیریوں کی شہادت کے بعد وادی میں جو ہڑتال شروع ہوئی تھی وہ اب تک جاری ہے۔ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی فوجوں کے ایک عارضی کیمپ پر حملہ کر کے کئی بھارتیوں کو زخمی کر دیا۔ وادی کے کئی حصوں میں بدستور کرفیو نافذ ہے۔

○ عراق نے امریکہ کے ساتھ مذاکرات کرنے کے ٹائم ٹیبل کا اعلان کیا ہے اس کے مطابق عراق کے وزیر خارجہ مسٹر طارق عزیز ۱۸ دسمبر کو صدر بش سے مذاکرات کرنے کے لئے واشنگٹن جائیں گے۔ اور امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر ۱۲ جنوری کو اس مقصد کے لئے بغداد آئیں گے۔ عراق نے یہ اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراق کے قومی حقوق، جن میں کویت پر اس کا حق بھی شامل ہے، پر کوئی ابہام نہیں ہونا چاہیئے۔

○ عراق میں مقیم غیر ملکی یرغمالیوں کی عراق سے رہائی کا کام شروع ہو گیا ہے۔ صدر بش نے یرغمالیوں کی رہائی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ عراق کے اس فیصلے سے خلیج کے تنازعے کے پرامن حل کی طرف کوئی پیش رفت نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ یرغمالیوں کی رہائی سے عراق کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی۔

○ برطانیہ کی سابق وزیراعظم مسز مارگریٹ تھیچر کو برطانیہ کا اعلیٰ ترین اعزاز آرڈر آف میرٹ دیا گیا ہے۔ ان کے شوہر کو "سر" کا خطاب دیا گیا ہے۔ مسز تھیچر نے اس اعزاز پر مسرت کا اظہار کیا تاہم انہوں نے کہا کہ اس اعزاز کے ملنے کے بعد میں اپنے نام کے ساتھ "لیڈی" کا لفظ نہیں لکھوں گی۔ میں مسز تھیچر ہی کہلانا پسند کروں گی۔

○ تھائی لینڈ کے وزیراعظم نے ملک میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں ـــ مینجر

① ماہ دسمبر میں مطالعہ کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "نشان آسمانی" مقرر ہے۔

② پہلے سہ ماہی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "امانت" ہے۔ جس کے مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ جنوری ہے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ: ص ۳ سے آگے

.... کہ کہ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ زمین و آسمان میں تم جس چیز کو بھی روشن کرنا چاہو خدا تعالیٰ کا نور اس میں داخل کر دو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ چیز روشن ہو جائے گی۔ اگر وہ نور مکان میں نازل ہو گا تو وہ مکان روشن ہو جائے گا اور اگر دل پر نازل ہو گا تو دل روشن ہو جائے گا یہی نور جب بیت اللہ پر نازل ہوا تو وہ دنیا کی ہدایت کا مرکز بن گیا۔ پھر یہی نور مسجد نبوی پر نازل ہوا تو تمام مساجد کے لئے وہ ایک نمونہ قرار پا گئی حالانکہ بظاہر اینٹوں اور گارے کی ایک عمارت سے زیادہ اس کی کیا حیثیت تھی پھر یہی نور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلب مطہر پر نازل ہوا تو آپ عالم روحانی کے آفتاب بن گئے اسی طرح قرآن کیا ہے وہی حروف ہیں جن کو عربی زبان میں روزانہ استعمال کیا جاتا ہے وہی کاغذ ہوتا ہے جس پر تمام اخبارات اور کتابیں چھپتی ہیں وہی سیاہی ہوتی ہے جس سے گندے اور فحش اشعار بھی لکھے جاتے ہیں مگر اسی سیاہی سے لکھا ہوا اور اسی کاغذ پر چھپا ہوا جب قرآن آتا ہے تو وہ دنیا کی ہدایت کا موجب بن جاتا ہے یہ وہی خصوصیت ہے جسے بیان کیا گیا ہے چونکہ خدا اس میں آگیا اس لئے وہ دنیا کی ہدایت کا ذریعہ بن گیا۔ لیکن جہاں پر نور نہ ہو وہاں ظلمت اور سیاہی کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا پھر اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ روشنی کبھی مقید نہیں رہتی وہ ضرور باہر نکلتی اور پھیلتی ہے سیاہی اور ظلمت کا دائرہ بے شک محدود ہوتا ہے مگر روشنی ہمیشہ پھیلنے کی کوشش کرتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو وہ کرم شب چراغ جو رات کے وقت چمکتا ہے کتنا چھوٹا سا ہوتا ہے مگر کسی طرح دور سے اسکی روشنی رات کے وقت نظر آتی ہے۔ مسافر جب گاؤں کے قریب آتا ہے تو کس طرح اسے جھاڑیوں میں چمکتا ہوا دیکھ کر کہہ اٹھتا ہے کہ وہ گاؤں آگیا اسی طرح جس شخص کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری سلگ اٹھے اگر وہ اس کرم شب چراغ کے برابر بھی ہو تب بھی وہ دوسروں کو روشنی پہنچائے گا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی خدا کا ہو جائے اور وہ اپنے دائرہ استعداد کے مطابق سورج یا چاند یا ستارہ نہ بنے جو شخص اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ وہ اس کے نور کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے اور پھر دوسروں کو بھی اپنے انوار سے منور کر دیتا ہے۔

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:۔

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں"

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے

شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون:۔ گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کیلئے سپروائزر کی ضرورت ہے۔ جسکی عمر کم از کم ۳۰ سال اور تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔ اسکے علاوہ ہمیں دکان کیلئے سیلزمین کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم میٹرک ہو۔

میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
فون: ۲۲۳۳۷۲
۲۲۳۳۷۳